خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 11:

ماہِ شعبان: روزوں عبادات اور استقبال رمضان کا مہینہ

﴿إنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللَّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

سورۃ النور آیت نمبر 37۔38 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ.37﴾

”ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔“

﴿لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. 38﴾

”اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔“

سورۃ المطففین آیت نمبر 22 تا 26 میں ہے:

﴿إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ.﴾

”بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔“

﴿عَلَى الأَرَائِكِ يَنظُرُونَ.﴾

”عالی شان تختوں پر بیٹھے جنت کے نظارے کر رہے ہوں گے۔“

﴿تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ.﴾

”آپ ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی دیکھیں گے۔“

﴿يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ.﴾

”انہیں سربمہر۔مہر لگی ہوئی شراب پلائی جائے گی۔“

﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ (مشک کی مہر یا آخر میں مشک کی خوشبو) وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ.﴾

اس کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔

☆ شعبان میں کثرت سے روزوں کا بیان:

صحیح مسلم حدیث نمبر 1156/2719 میں ہے:

﴿سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عن صِيَامِ رَسولِ اللَّهِ ﷺ، فَقالَتْ: كانَ يَصُومُ حتَّى نَقُولَ: قدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حتَّى نَقُولَ قدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِن شَهْرٍ قَطُّ، أَكْثَرَ مِن صِيَامِهِ مِن شَعْبَانَ، كانَ يَصُومُ شَعبَانَ كُلَّهُ، كانَ يَصُومُ شَعبَانَ إلَّا قَلِيلًا.﴾

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے پہ روزے رکھتے جا رہے ہیں۔اور آپ افطار کرتے (روزے رکھنا ترک کر دیتے) حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ مسلسل افطار کر رہے ہیں، کہا: جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں، اس کے سوا کہ وہ رمضان کا مہینہ ہو۔“

سنن ابوداود حدیث نمبر 2336 صحیح میں ہے:

﴿الراوي: أم سلمة أم المؤمنين، أنَّه لم يكن يصومُ من السَّنةِ شهرًا تامًّا إلَّا شعبانَ يصِلُهُ برمضانَ.﴾

’’اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ سال میں کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے تھے مگر شعبان میں، کہ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔‘‘

☆ وضاحت: یعنی شعبان میں کثرت سے روزوں رکھتے تھے:

سنن نسائی حدیث نمبر 2359 حسن میں ہے:

﴿الراوي: أسامة بن زيد، يارسولَ اللّٰهِ ﷺ! لم ارك تَصومُ شَهْرًا منَ الشُّهورِ ما تصومُ من شعبانَ؟! قالَ: ذلِكَ شَهْرٌ يَغفُلُ النَّاسُ عنهُ بينَ، رجبٍ ورمضانَ، وَهوَ شَهْرٌ تُرفَعُ فيهِ الأعمالُ إلى ربِّ العالمينَ، فأحبُّ أن يُرفَعَ عمَلي وأنا صائمٌ.﴾

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے ہیں۔ (کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: ’’یہ وہ مہینہ ہے کہ رجب اور رمضان المبارک کے درمیان آنے کی وجہ سے لوگ اس سے غفلت کر جاتے ہیں، حالانکہ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں رب العالمین کے ہاں انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔‘‘

سنن نسائی 2177۔ صححہ الألبانی

﴿ما رأيتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ يصومُ شهرينِ متتابعينِ، إلَّا أنَّه كان يصِلُ شعبانَ برمضانَ.﴾

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا، البتہ آپ شعبان (کے روزوں) کو رمضان المبارک

(کے روزوں) سے ملا لیتے تھے۔''

☆ نمازوں اور روزوں سے درجات کی بلندی:

سنن ابوداود حدیث نمبر 2524 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا، وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا قُلْتُمْ فَقُلْنَا: دَعَوْنَا لَهُ، وَقُلْنَا: اللهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَصَوْمُهُ بَعْدَ صَوْمِهِ؟ شَكَّ شُعْبَةُ فِي صَوْمِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ إِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.﴾

''حضرت عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں میں بھائی چارا کرایا تھا۔ چنانچہ ایک (جہاد میں) قتل ہو گیا اور اس کا دوسرا ساتھی ایک ہفتہ بعد یا اس کے قریب فوت ہوا،'' ہم نے اس کا جنازہ پڑھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے (اس کے حق میں) کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے اس کے لیے دعا کی اور کہا: اے اللہ! اس کو اپنے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کی وہ نمازیں جو اس کے بعد پڑھتا رہا، وہ روزے جو اس کے بعد رکھتا رہا اور وہ عمل جو اس کے بعد کرتا رہا، کیا ہوئے؟ ان کے درمیان تو اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ زمین وآسمان کے درمیان۔''

☆ غفلت سے نکلنے کے لیے اعمال صالحہ کثرت سے کریں:

سنن ترمذی حدیث نمبر 2527۔ حسنہ الألبانی میں ہے:

﴿إنَّ في الجنَّةِ غُرفًا تُرى ظُهورُها من بطونِها وبطونُها من ظُهورِها فقامَ أعرابيٌّ فقالَ لمن هيَ يا رسولَ اللَّهِ

ﷺ فقالَ لمن أطابَ الكلامَ وأطعمَ الطَّعامَ وأدامَ الصِّيامَ وصلَّى باللَّيلِ والنَّاسُ نيامٌ.﴾

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا“، (یہ سن کر) ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جو اچھی طرح بات کرے، کھانا کھلائے، خوب روزہ رکھے اور اللہ کی رضا کے لیے رات میں نماز پڑھے جب کہ لوگ سوئے ہوں۔“

☆ **نبی کریم ﷺ کا ساتھ پانے کے لئے کثرت سے نوافل پڑھیں:**

مسلم 489/1049

﴿الراوي: ربيعة بن كعب الأسلمي.كُنْتُ أَبِيتُ مع رَسولِ اللَّهِ ﷺ فأتَيْتُهُ بوَضُوئِهِ وحَاجَتِهِ فَقالَ لِي: سَلْ، فَقُلتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ في الجَنَّةِ. قالَ: أَوْ غيرَ ذلكَ، قُلتُ: هو ذَاكَ. قالَ: فأعِنِّي علَى نَفْسِكَ بكَثْرَةِ السُّجُودِ.﴾

”حضرت ربیعہ بن کعب (بن مالک) اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (خدمت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صفہ میں آپ کے قریب) رات گزارا کرتا تھا، (جب آپ تہجد کے لیے اٹھتے تو) میں وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے مجھے فرمایا: ”(کچھ) مانگو۔“ تو میں نے عرض کی: میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا: ”یا اس کے سوا کچھ اور؟“ میں نے عرض کی: بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔“

الترغيب والترهيب، صحيح الألباني میں ہے:

﴿من قرأ عشرَ آياتٍ في ليلةٍ ؛ لم يُكتَبْ من الغافلين.﴾

جس نے رات کو تہجد پڑھتے ہوئے دس آیات پڑھیں وہ غفلت سے نکل جاتا ہے

☆ دنیا کے پیچھے بھاگنے سے اللہ کی یاد سے غفلت آتی ہے:

سورۃ المنافقون آیت نمبر 9 میں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ.9﴾

"اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔"

صحیح البخاری حدیث نمبر 6638 میں ہے:

﴿الراوي: أبو ذر الغفاري، انْتَهَيْتُ إلَيْهِ وهو في ظِلِّ الكَعْبَةِ، يقولُ:هُمُ الأخْسَرُونَ ورَبِّ الكَعْبَةِ،هُمُ الأخْسَرُونَ ورَبِّ الكَعْبَةِ. فَقُلتُ: مَن هُمْ بأَبِي أنْتَ وأُمِّي يا رَسولَ اللَّهِ ﷺ؟ قالَ: الأكْثَرُونَ أمْوالًا، إلَّا مَن قالَ هَكَذا، وهَكَذا، وهَكَذا.﴾

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اختصار۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے پھر عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں۔ جنہوں نے اس میں سے اس اس طرح (یعنی دائیں اور بائیں بے دریغ مستحقین پر) اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا۔"

صحیح البخاری حدیث نمبر 3158 میں ہے:

وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ، قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.﴾

جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو معلوم ہو گیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ چنانچہ فجر کی نماز سب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب آنحضرت ﷺ نماز پڑھا چکے تو لوگ آنحضرت ﷺ کے سامنے آئے۔ آنحضرت ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تمہیں خوشخبری ہو، اور اس چیز کے لیے تم پر امید رہو۔ جس سے تمہیں خوشی ہو گی، لیکن خدا کی قسم! میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کچھ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے، تو ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے آگے بھاگنے لگو اور حصول دنیا کی یہ دوڑ تمہیں بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا۔“

☆ فتنوں کے زمانے کی عبادت۔ نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت:

سنن ترمذی حدیث نمبر 2201۔ صححہ الألبانی میں ہے:

﴿العِبادةُ في الهرَجِ كالهِجرةِ إليَّ.﴾

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قتل وخوں ریزی کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے مانند ہے۔“

☆ پندرہ شعبان۔شب براءت کے بارے میں۔

☆ سورہ الدخان کی آیت سے شب براءت پر استدلال درست نہیں۔

﴿حم 1 وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ 2 إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ 3 فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ 4﴾

''سورۃ دخان میں ذکر ہوا کہ اس شب میں سارے حکمت والے فیصلے لکھ دیئے جاتے ہیں، جبکہ سورہ القدر میں اس کی وضاحت ہوگئی اس شب سے مراد شب قدر ہے شب براءت نہیں۔''

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 185 میں ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾.

سورۃ القدر آیت نمبر 1 میں ہے:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (1)﴾

''امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا، اسے لیلۃ القدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں فرشتے بندے کے رزق موت اور سارے سال کے امور لکھ دیتے ہیں۔''

حافظ ابن حجر فی الفتح: ج 4 ص 324 پر لکھا۔ پورے سال کے فیصلے لیلۃ القدر میں جاری ہوتے ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر ج 4 ص 140 میں فرمایا: وقولہ: (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ.) لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے سارے سال کے فیصلے جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ کسی کے رزق موت وغیرہ کے فیصلے اسی رات میں جاری ہوتے ہیں۔

☆ پندرہ شعبان میں عبادت والی حدیث ضعیف ہے:

ابن ماجہ 1390۔ضعفہ الشیخ زبیر علی زئی وضعفہ العلماء۔

﴿ينزلُ ربُّنا إلى سماءِ الدُّنيا ليلةَ النِّصفِ مِن شعبانَ فيغفرُ لأهلِ الأرضِ إلَّا مُشرِكٍ أو مُشاحنٍ.﴾

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (اپنے بندوں پر) نظر فرماتا ہے، پھر مشرک اور (مسلمان بھائی سے) دشمنی رکھنے والے کے سوا ساری مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

☆ **پندرہ شعبان کی رات کی عبادت اور اگلے دن کے روزے کی روایت انتہائی ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت ہے:**

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1388 میں ہے:

﴿قال الألباني. ضعيف جداً أو موضوع، إذا كانت ليلةُ النِّصفِ من شعبانَ فقوموا ليلَها، وصوموا نَهارَها، فإنَّ اللَّهَ يَنزِلُ فيها لغُروبِ الشَّمسِ إلى سماءِ الدُّنيا، فيقولُ: ألا من مُستغفِرٍ لي فأغفرَ لَه! ألا مُسترزِقٌ فأرزقَهُ ألا مُبتلًى فأعافِيَهُ ألا كذا ألا كذا حتَّى يطلُعَ الفجرُ.﴾

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نصف شعبان کی رات آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر نزول فرمالیتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک کہتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ اسے رزق دوں؟ کیا کوئی (کسی بیماری یا مصیبت میں) مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرما دوں؟''

☆ **غنم قبیلے کی بکریوں کے جتنے بال۔ اتنے گناہ معاف۔ یہ روایت ضعیف ہے:**

سنن الترمذی، 739۔ ضعفہ الألبانی

﴿الراوي: عائشة أم المؤمنين.﴾

''شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔''

﴿فقَدتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ ليلةً فخرجتُ فإذا هوَ في البقيعِ فقالَ أكنتِ تخافينَ أن يحيفَ اللّٰهُ عليكِ ورسولُه. قلتُ يارسولَ اللّٰهِ ﷺ ظننتُ أنَّك أتيتَ بعضَ نسائِك. فقالَ إنَّ اللّٰهَ تبارك وتعالى ينزِلُ ليلةَ النِّصفِ من شعبانَ إلى سَّماءِ الدُّنيا فيغفِرُ لأكثرَ من شعرِ غَنَمِ كلبٍ.﴾

قال الترمذی بعد ذکر حدیث رقم 739 میں ہے:

﴿وسمعت محمدا (الإمام البخاري) يضعف هذا الحديث.﴾

اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو غائب پایا۔ تو میں (آپ کی تلاش میں) باہر نکلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع قبرستان میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا گمان تھا کہ آپ اپنی کسی بیوی کے ہاں گئے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو اس حدیث کی تضعیف کرتے سنا ہے

☆ **پندرہ شعبان کے بارے میں بیان کی جانے والی ایک من گھڑت روایت:**

ضعیف الجامع موضوع شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے

﴿خَمْسُ لَيَالٍ لا تُرَدُّ فيهن الدعوةُ: أولُ ليلةٍ من رجبٍ، وليلةُ النِّصفْ من شعبانَ وليلةُ الجُمُعةِ، وليلةُ الفِطْرِ، وليلةُ النحرِ.﴾

''پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی۔ رجب کی پہلی شب، پندرہ شعبان کی رات، شب جمعہ، عید الفطر کی رات، عید قربان کی رات۔''

☆ پندرہ شعبان کی رات بارہ رکعات والی روایت صحیح ثابت نہیں بلکہ موضوع اور من گھڑت ہے

موضوعات ابن الجوزی۔ موضوع:

﴿من صلَّى ليلةَ النِّصفِ من شعبانَ ثنتَيْ عشرةَ ركعةً يقرأُ في كلِّ ركعةٍ { قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ } ثلاثين مرَّةً. لم يخرُجْ حتَّى يرَى مقعدَه من الجنَّةِ، ويشفعُ في عشرةٍ من أهلِ بيتِه كلُّهم وجبتْ لهم النَّارُ.﴾

''جس نے پندرہ شعبان کی رات میں بارہ رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا اور اپنے اہل خانہ میں دس بندوں کی سفارش کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔''

قال الإمام الذهبي. إسناده ظلمات إلى بقية

امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا اس کی سند میں اندھیرے ہی اندھیرے ہیں۔

☆☆☆